نقطۂ نظر

جمہوریۂ ترکیہ کے عائلی قوانین

محمد رشید فیروز

وصایت میں عدالتوں کی مداخلت (دفعات ۴۰۴ تا ۴۰۸)

وصایت کے ماتحت اشخاص جو ممیز ہوں اور تمام متعلقہ افراد وصی کے معاملات کے خلاف عدالت کے سامنے اپنے اعتراضات پیش کر سکتے ہیں۔

مندرجہ ذیل معاملات میں عدالت کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہے:۔

۱۔ غیر منقولہ املاک کی خرید و فروخت اور رہن اور بنیادی حقوق کے تسلیم کرانے کے لئے۔

۲۔ انتظامی ضروریات کے علاوہ غیر منقولہ املاک کی خرید و فروخت کے لئے۔

۳۔ انتظامی ضروریات کے علاوہ تعمیرات کے لئے۔

۴۔ واجبات کی ادائیگی یا وصولی کے لئے۔

۵۔ غیر ملکی زر مبادلہ سے متعلق معاہدوں کے نفاذ کے لئے۔

۶۔ ایک سال سے زیادہ اراضی کے کرائے پر دینے کے لئے اور تین سال سے زیادہ مدت سے متعلق عام کرائے کے لئے۔

۷۔ وصایت کے ماتحت شخص کے کسی صنعت یا پیشے میں حصہ لینے کے لئے۔

۸۔ فوری معاملات کے علاوہ وصی کی طرف سے مقدمہ بازی اور مصالحت کے لئے۔

۹۔ معاہدۂ نکاح اور ترکہ کی تقسیم کے لئے۔

۱۰۔ قرض کی ادائیگی سے معذوری سے متعلق بیان جاری کرنے کے لئے۔

۱۱۔ کسی صنعتی یا تجارتی پیشے میں شاگردی کے لئے۔

۱۲ - وصایت کے ماتحت شخص کے کسی تربیتی یا معاشرتی بہبود کے ادارے میں داخلے کے لئے۔

۱۳ - وصایت کے ماتحت شخص کی زندگی کے بیمے کے لئے۔

۱۴ - وصایت کے ماتحت شخص کی نئی اقامت گاہ کے حصول کے لئے۔

مندرجہ ذیل معاملات میں عدالتِ اصلیہ کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہے:-

۱ - وصایت کے ماتحت شخص کے متبنیٰ بننے یا اس کے کسی دوسرے شخص کو متبنیٰ بنانے کے لئے۔

۲ - شہری حقوق کے حصول یا ان حقوق سے دست بردار ہونے کے لئے۔

۳ - کسی اقتصادی ادارے کے حصول یا تصفیئے کے لئے اور وصایت کے ماتحت شخص کے کسی تجارتی ادارے میں رُکن بننے اور سرمایہ مہیا کرنے کے لئے۔

۴ - کسی تنخواہ یا تاحیات آمدنی یا نفقہ کے معاہدے کے لئے۔

۵ - کسی میراث کو قبول یا رَد کرنے کے لئے یا میراث کا معاہدہ کرنے کے لئے۔

۶ - کسی نابالغ کو اجازت دینے کے لئے۔

۷ - وصی اور اس کے ماتحت شخص کے درمیان کسی معاہدے کی تصدیق کے لئے۔

وصایت کے اعضاء کی ذمہ داری (دفعات ۴۰۹ تا ۴۱۳)

وصایت کی عدالتوں اور وصی کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے فرائض کو ایک مدبّر منتظم کی طرح بجا لائیں۔ اگر ان سے عمداً یا سہواً کوئی نقصان ہو جائے تو وہ اس کی تلافی کے لئے ذمہ دار ہیں۔ اگر وصایت کی عدالتیں اور وصی کسی ہرجانے کی رقم کو ادا کرنے سے قاصر ہوں تو اُن کی ادائیگی سرکاری خزانے سے کی جائے گی۔ وصایت کی عدالتوں کا ہر رُکن نقصانات کی تلافی کے لئے ذمہ دار ہے۔

وصی کے خلاف ہرجانہ کی ادائیگی کے لئے دعویٰ ایسی عدالت میں دائر کیا جا سکتا ہے جس کو ایسے دعوؤں کی سماعت کا اختیار حاصل ہو۔

نابالغی اور حکمِ امتناعی کا انجام (دفعات ۴۱۴ تا ۴۲۲)

کسی نابالغ شخص کی وصایت اس کے سنِ بلوغ کو پہنچنے پر اور حاکمِ عدالت کے بلوغ کے بارے میں حکم صادر کرنے پر ختم ہو جاتی ہے۔

ہر قسم کے اشخاص پر وصایت عدالت اصلیہ کے حکم صادر کرنے پر ختم ہو جاتی ہے۔ کسی قسم کی وصایت اس

کے سپرد کئے ہوئے امور کی تکمیل پر ختم ہو جاتی ہے۔

وصایت کا اختتام (دفعات ۴۲۲ تا ۴۳۲)

وصی کی وفات پر یا اس کے شہری حقوق سے محروم ہو جانے پر وصایت ختم ہو جاتی ہے۔ وصایت اس کی معینہ مدت کے خاتمے پر خود بخود ختم ہو جاتی ہے تاوقتیکہ اُس کی توسیع نہ کر دی جائے۔

وصی کے کام میں اگر کوئی رکاوٹ پیدا ہو جائے یا اس کو وصایت سے محروم کرنے والے حالات رونما ہو جائیں تو وصی کے لئے مستعفی ہونا ضروری ہے۔ لیکن جب تک وصی کا جانشین مقرر نہ ہو جائے اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے فرائض کی بجاآوری میں مصروف رہے۔

وصی کا ماتحت شخص اور دیگر متعلقہ افراد وصی کی برطرفی کے لئے عدالت سے درخواست کر سکتے ہیں، اگر کوئی خاص ضرورت پیش آئے تو عدالت وصی کو عارضی طور پر معطل کر سکتی ہے اور اس کو گرفتار کروا کر اس کی تحویل میں موجود اموال پر نگرانی کر سکتی ہے۔

وصایت کے اختتام سے متعلق دیگر احکام (دفعات ۴۳۳ تا ۴۳۸)

ہر وصی کے لئے ضروری ہے کہ اپنی وصایت کی مدت کے اختتام پر عدالت کو حسابات اور اپنی کارکردگی سے متعلق ایک رپورٹ پیش کرے۔ اور اپنے ماتحت شخص کے اموال کو اس کے یا اس کے ورثاء یا نئے وصی کے سپرد کر دے۔ حسابات کی جانچ اور تصدیق کے بعد اور اموال کے وصی کے ماتحت شخص یا اس کے ورثاء یا نئے وصی کو سپرد کئے جانے پر عدالت وصی کے تقرر کے خاتمے کا اعلان کرتی ہے۔

وصی کے خلاف ہرجانے کی ادائیگی کے سلسلے میں اور وصایت کی عدالتوں کے خلاف نقصانات کی تلافی کے لئے دائر کئے جانے والے مقدمات وصی کے آخری حسابات پیش کرنے کے بعد صرف ایک سال تک دائر کئے جا سکتے ہیں۔ وصایت کی عدالتوں اور سرکاری خزانہ کے خلاف ہرجانہ کی بقایا رقوم کی ادائیگی کے سلسلے میں دعویٰ دائر کرنے کی مدت ایک سال ہے۔

ہرجانہ کی ادائیگی کے لئے ایسے دعوے جن کا تعلق حسابات کی غلطیوں سے ہو یا ایسے عوامل سے ہو جن کا ایک سال کی مدت کے شروع ہونے سے پہلے معلوم ہونا ممکن نہیں تھا ایک سال کی مدت گزر جانے پر قابلِ سماعت نہیں ہو سکتے۔

وراثت کے احکام (دفعات ۴۲۹ تا ۶۱۷)

قانونی ورثاء (دفعات ۴۲۹ تا ۴۴۸)

متوفی کے فروع (یعنی اولاد) درجۂ اوّل کے ورثاء شمار کئے جاتے ہیں۔ اولاد کو وراثت میں مساویانہ حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ مورث سے پہلے فوت ہو جانے والے بچوں کی اولاد حقِ وراثت کے ذریعے سے ورثاء میں شامل ہو جاتی ہے۔

لاولد متوفی کے ورثاء اس کے والدین ہوتے ہیں جنہیں وراثت میں مساوی حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ متوفی سے پہلے فوت ہونے والے والدین کی اولاد حقِ وراثت کے ذریعے سے ورثاء میں شامل ہو جاتی ہے۔

جس شخص کی وفات کے وقت اس کی اولاد، والدین اور ان کی اولاد موجود نہ ہو اس کے ورثاء اس کے دادا اور دادی اور نانا، نانی ہوتے ہیں۔ جن کو وراثت میں مساوی حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ اگر دادا اور دادی یا نانا اور نانی متوفی سے پہلے فوت ہو جائیں تو ان کی اولاد حقِ وراثت کے ذریعے سے ورثاء میں شامل ہو جاتی ہے۔

دادا اور دادی، نانا اور نانی، خونی رشتہ داروں کے زمرے میں آخری درجے کے ورثاء شمار کئے جاتے ہیں۔

ایسے خونی رشتہ دار جن کا نسب صحیح نہ ہو، انھیں اپنی والدہ کی طرف سے حقِ وراثت مل جاتا ہے۔ اگر ان کے والد نے ان کی ولدیت کو تسلیم کر لیا ہو تو وہ قانونی ورثاء میں شامل کر لئے جاتے ہیں۔

اگر کوئی شوہر یا بیوی فریقِ ثانی کی وفات کی صورت میں فریقِ ثانی کے ورثاء کے ساتھ وراثت میں شریک ہو جائے تو اس کو یہ حق حاصل ہے کہ اگر وہ چاہے تو نصف جائداد سے استفادہ کا حق قبول کرے یا جائداد کے ایک چوتھائی حصے پر ملکیت کے حقوق حاصل کرے۔ شوہر یا بیوی جسے کسی جائداد یا ترکہ سے استفادہ کے حقوق حاصل ہوں اس کو ایسے حقوق کے عوض ایک مقررہ سالانہ آمدنی طلب کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ ایسی آمدنی مقرر ہونے کے بعد فریقِ متعلق کو آمدنی کے حصول کے بارے میں کوئی خطرہ لاحق ہو تو اُسے ضمانت طلب کرنے کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔

متوفی کے شوہر یا بیوی کے دوبارہ نکاح کرنے کی صورت میں اگر دیگر ورثاء کے حقوق خطرے

میں ہوں تو ان ورثاء کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ دوبارہ نکاح کرنے والے فریق سے ضمانت طلب کریں۔

متبنیٰ اور اس کی اولاد متبنیٰ بنانے والے شخص کے قانونی ورثاء ہوتے ہیں۔

لاولد فوت ہونے والے شخص کی املاک حکومت کی ملکیت ہو جاتی ہے۔ اگرچہ متوفی کے دادا، دادی اور نانا، نانی اور ان کے بھائیوں اور بہنوں کے استفادہ کے حقوق باقی رہتے ہیں[1]

وصیت کے احکام (دفعات ۴۴۹ تا ۵۲۹)

ہر عاقل شخص جس کی عمر پندرہ سال ہو چکی ہو قانون کی حدود کے اندر اپنی املاک سے متعلق وصیت کر سکتا ہے۔

وراثت سے متعلق معاہدہ کرنے والے شخص کا بالغ ہونا ضروری ہے۔

اگر وصیت سے متعلق کوئی وثیقہ کسی غلطی، فریب، دھمکی یا تشدد سے متاثر ہو کر تحریر کیا گیا ہو تو وہ قانونی طور پر باطل ہو جاتا ہے۔ لیکن ایسا وثیقہ تحریر کرنے والا شخص اگر غلطی، فریب، دھمکی یا تشدد سے باخبر ہونے یا اس کے اثرات سے بچ جانے کے بعد ایک سال کی مدت کے اندر اپنی وصیت کو کالعدم قرار نہ دے تو اُسے قانونی حیثیت حاصل ہو جاتی ہے۔ اگر کسی وصیت کرنے والے شخص نے اپنی زندگی میں اپنی اولاد، والدین، بھائیوں، بہنوں یا بیوی یا شوہر کے لئے وصیت کی ہو تو ایسی وصیت کا وہ حصہ قانونی طور پر تسلیم کیا جائے گا جو ان رشتہ داروں کے محفوظ حصوں سے زیادہ ہو۔ اگر ایسے رشتہ دار موجود نہ ہوں تو وصیت کرنے والے شخص کو اپنی پوری املاک کے لئے وصیت کرنے کا حق حاصل ہے۔

محفوظ حصہ مندرجہ ذیل حصص وراثت پر مشتمل ہے:-

۱۔ فروع کے حقِ وراثت کا تین چوتھائی۔

---

[1] جمہوریۂ ترکیہ میں ۱۹۲۴ء میں خلافت کے اختتام سے قبل جو سلاطینِ عثمانی فوت ہو چکے تھے ان کی ذاتی املاک پر اس قانون کا اطلاق نہیں ہوتا۔ ۱۷ اپریل ۱۹۵۷ء کے قانون ۵/۵ کے مطابق آلِ عثمان سے تعلق رکھنے والی خواتین جن کو ترکی شہریت کے حقوق حاصل ہیں انہیں اپنی ان غیر منقولہ املاک پر تصرف کا حق حاصل ہے جس کا قانون کے مطابق ابھی تک تصفیہ نہیں کیا گیا۔

۲۔ والد یا والدہ کے ورثے کا نصف۔

۳۔ ہر ایک بھائی اور بہن کے لئے ایک چوتھائی۔

۴۔ اگر شوہر یا بیوی قانونی ورثاء کے ساتھ شامل ہو تو اُسے اپنی ملکیت کا پورا حصہ ملے گا اور اگر شوہر یا بیوی کے علاوہ کوئی دوسرا وارث موجود نہ ہو تو ایسی صورت میں اسے ترکے کا نصف حصہ ملے گا۔

نصاب وصیت مورث کی وفات کے وقت اس کے ترکے کی حالت کے مطابق مقرر کیا جاتا ہے۔ متوفی کے قرضے، تجہیز و تکفین کے مصارف، ترکے کو مہر لگانے کے مصارف اور متوفی کے ساتھ رہنے والے اشخاص کے ایک ماہ کے رہائشی مصارف ترکے میں سے ادا کئے جاتے ہیں۔

مورث نے اپنی زندگی میں اگر ایسے عطیات دیئے ہوں جن کا تعلق کسی وصیت سے نہ ہو تو انھیں نصاب وصیت میں شامل کر لیا جاتا ہے۔

مورث نے اگر اپنی زندگی کا بیمہ کرایا ہو تو اس کی پالیسیاں اس کی وفات کے بعد ترکے میں شامل کر لی جاتی ہیں۔

اگر کسی مورث کے وارثوں نے اس کے خلاف کوئی جرم کیا ہو یا اس کے قریبی رشتہ داروں کے خلاف کسی جُرم کے مرتکب ہوئے ہوں یا انہوں نے قانون کے مقرر کردہ فرائض کی ادائیگی میں کوتاہی کی ہو تو مورث ایسے ورثاء کو حقِ وراثت سے محروم کر سکتا ہے۔

وصیت کی اقسام (دفعات ۴۶۱ تا ۴۷۷)

وصیت نامہ یا معاہدۂ وراثت متوفی کی پوری املاک یا اس کے ایک حصے سے متعلق نصاب وصیت سے متجاوز نہ ہونے کی صورت میں قانونی حیثیت کا حامل ہے۔ مورث وصیت نامہ یا معاہدۂ وراثت میں ورثاء کے لئے شرائط اور فرائض متعین کر سکتا ہے۔ ایسی شرائط اور فرائض جو قانون اور عمومی اخلاق کے منافی ہوں باطل ہوتے ہیں۔ مورث اپنی املاک یا اس کے ایک ظاہر حصے کے لئے وصیت کے ذریعے ورثاء کا تعین کر سکتا ہے۔

ہر شخص اپنی املاک میں سے کسی دوسرے شخص کو وصیت کے ذریعے مخصوص اموال کا ہبہ کر سکتا

ہے جس میں کسی وارث کا تعین نہ کیا گیا ہو۔

جس ترکے سے متعلق وصیت کی گئی ہو وراثت کے آغاز کے دن اس ترکے کو ایسے شخص کے سپرد کیا جاتا ہے جو وصیت کے مطابق ترکے کی تقسیم کے لئے نگران مقرر کیا گیا ہو۔ مورث کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی املاک کسی تیسرے شخص کو منتقل کرنے کے لئے کسی شخص کو متعین کر دے۔ ایسے شخص کو قانونی اصطلاح میں نامزد کہا جاتا ہے۔ عدالت اصلیہ نامزد کی تحویل میں رہنے والی املاک کا ایک رجسٹر تیار کراتی ہے۔ نامزد کے لئے ضروری ہے کہ وہ ترکہ کو اپنی تحویل میں لینے سے پہلے ضمانت مہیا کرے۔ جس ملکیت سے متعلق وصیت موجود ہو وہ کلّی یا جزئی طور پر وقف کی جا سکتی ہے۔ جو شخص اپنے حق وراثت سے دست بردار ہونا چاہے وہ کسی معاوضے کے بدلے میں یا بلا معاوضہ کسی دوسرے شخص سے اپنے حق سے دست بردار ہونے کا معاہدہ کر سکتا ہے۔ اگر ایسا معاہدہ کرنے والے شخص کے حقوق سلب ہو جائیں تو معاہدہ باطل ہو جاتا ہے۔

وصیّت کی مختلف شکلیں (دفعات ۴۷۸ تا ۴۹۶)

وصیت ایک سرکاری دستاویز کی شکل میں یا زبانی کی جا سکتی ہے۔

رسمی وصیت نامہ عدالت صلح کے حاکم، نوٹری پبلک (NOTARY PUBLEC) یا قانون کے مطابق متعین شدہ سرکاری حکّام دو شاہدوں کی موجودگی میں تیار کرتے ہیں۔

وصیت کرنے والا شخص کسی سرکاری حاکم کے سامنے اپنی وصیت بیان کرتا ہے جو اُسے تحریر کرا دیتا ہے اور وصیت کرنے والے کو وصیت نامہ دے دیتا ہے تاکہ وہ اُسے پڑھ لے اور دستخط کر دے۔ اس کے بعد حاکم اپنے دستخط اور وصیت کی تاریخ وصیت نامہ میں درج کرتا ہے۔ اس کارروائی کے بعد وصیت کرنے والا سرکاری حاکم کے سامنے دو شاہدوں کی موجودگی میں بیان کر دیتا ہے کہ اس نے وصیت نامہ کو پڑھ لیا ہے۔ دونوں شاہد وصیت نامہ کے نیچے اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ وصیت کرنے والے نے اپنی وصیت ان کی موجودگی میں بیان کی ہے، اور اس کو قانوناً وصیت کا حق حاصل ہے۔ اگر وصیت کرنے والا شخص تعلیم سے بے بہرہ ہو تو حاکم وصیت نامہ شاہدوں کی موجودگی میں اُسے پڑھ کر سُنا دیتا ہے۔ اور شاہد وصیت نامہ پر اس امر کی تصدیق کرتے ہیں کہ وصیت کرنے والے کو سرکاری حاکم نے ان کی موجودگی میں وصیت نامہ پڑھ کر سُنا دیا ہے۔

جو حاکم عدالت، نوٹری پبلک یا سرکاری حاکم وصیت نامہ تیار کرے اس کے لئے ضروری ہے کہ اصلی وصیت نامہ یا اس کی ایک مصدقہ نقل اپنے پاس محفوظ رکھے۔

وصیت نامہ پر اس جگہ کا نام تحریر کرنا بھی ضروری ہے جہاں وہ تحریر کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ تاریخ کا اندراج بھی ضروری ہے۔

اگر خاص حالات کی بنا پر مثلاً جان کو خطرہ لاحق ہو یا سلسلۂ مواصلات منقطع ہو گیا ہو، کوئی متعدی مرض پھیلا ہوا ہو یا جنگ ہو رہی ہو تو وصیت کرنے والا شخص سرکاری وصیت نامہ کے بجائے زبانی وصیت کر سکتا ہے۔ ایسی صورت میں وصیت کرنے والا شخص دو شاہدوں کی موجودگی میں اپنی وصیت بیان کرتا ہے اور اپنے بیان کے مطابق وصیت نامہ تیار کرانے کی ذمہ داری شاہدوں کے سپرد کر دیتا ہے۔ دونوں شاہدوں میں سے ایک وصیت کرنے والے کا بیان فوراً تحریر کر دیتا ہے۔ اور اس پر اپنے دستخط اور تاریخ کا اندراج کرنے کے بعد دوسرے شاہد سے دستخط کرا لیتا ہے۔ اس کے بعد دونوں شاہد وصیت نامے کو کسی قریبی حاکم عدالت کے سامنے اس کو پیش کرتے ہیں۔ اور حاکم سے تصدیق کراتے ہیں۔ اگر شاہدوں کے پاس وصیت نامہ موجود نہ ہو تو وہ حاکم عدالت کے سامنے وصیت کرنے والے کا بیان دوسرے عدالتی بیانات کی طرح تحریر کرا سکتے ہیں۔

اگر زبانی وصیت کے بعد ایک ماہ کی مدت گزرنے پر وصیت کرنے والے کے لئے رسمی وصیت نامہ تیار کرانا ممکن ہو تو زبانی وصیت کی قانونی حیثیت ختم ہو جاتی ہے۔

وصیت کرنے والا شخص اپنی وصیت کو کلی یا جزوی طور پر کسی وقت منسوخ کر سکتا ہے۔ اگر وصیت نامہ کسی حادثے کی وجہ سے یا کسی دوسرے شخص کی غلطی سے گم ہو جائے اور مکمل وصیت نامہ معلوم کرنے کا امکان موجود نہ ہو تو وصیت نامہ کی قانونی حیثیت باقی نہیں رہتی۔ ہرجانہ طلب کرنے کا حق باقی رہتا ہے۔

اگر معاہدۂ وراثت سرکاری وصیت نامہ کی شکل میں نہ ہو تو اس کی کوئی قانونی حیثیت تسلیم نہیں کی جاتی۔ معاہدۂ وراثت میں شریک ہونے والے فریقین کسی سرکاری حاکم کے سامنے اپنے بیان دے کر معاہدہ تحریر کراتے ہیں جس پر حاکم دو شاہدوں کی موجودگی میں دستخط کرتا ہے۔

فریقین معاہدۂ وراثت کو ایک تحریری معاہدے کے ذریعے سے کسی وقت منسوخ کر سکتے ہیں۔ کسی متعین شدہ وارث یا قانونی وارث کے مورث سے پہلے فوت ہو جانے کی صورت میں معاہدۂ

وراثت خود بخود کالعدم ہو جاتا ہے۔

وصیّت یا معاہدۂ وراثت کے ذریعے کئے جانے والے ہبہ جات منسوخ نہیں کئے جاتے البتہ ہبہ کرنے والے شخص کے اختیاراتِ وصیّت میں کمی واقع ہونے کی صورت میں ان ہبہ جات میں تخفیف کی جا سکتی ہے۔

وصیت کرنے والا شخص اپنی وصیت کی تعمیل کے لئے ایک یا ایک سے زیادہ ایسے اشخاص کو متعین کر سکتا ہے جو اپنے شہری حقوق سے استفادہ کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں۔

وصی اپنے تعین کی خبر ملنے کے بعد پندرہ روز کے اندر اپنے عہدے کو قبول یا ردّ کر سکتا ہے، سکوت اختیار کرنے کی صورت میں یہ تصوّر کر لیا جائے گا کہ وصی نے اپنا عہدہ قبول کر لیا ہے۔ وصی اپنی خدمات کے عوض معقول معاوضہ طلب کر سکتا ہے۔

اگر وصیت کرنے والے شخص نے وصی کے حقوق اور فرائض کا تعین نہ کیا ہو تو وصی کے حقوق اور فرائض وہی ہوں گے جو کسی متوفی کے ترکے کا انتظام کرنے کے لئے عدالت کے مقرر کردہ قیّم (نگران) کے ہوتے ہیں۔

وصی کے فرائض میں وصیت کی تعمیل، ترکے کے قرضوں کی ادائیگی مورث کی وصیت کے مطابق ترکے کی ورثاء میں تقسیم، خصوصی املاک سے متعلق وصیتوں کا نفاذ شامل ہیں۔

(مسلسل)